S_1997_3_386_393

عدالت عظمیٰ کی رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

پایرا لال

بنام۔

ریاست پنجاب اوردیگر

8اگست1999

سوجتا۔وی۔منوہر اور ایم۔جگند ھاراؤ، جسٹسز

سروس کا قانون:

اسٹیٹ ری آرگنائزیشن ایکٹ، 1956-دفعہ(7)115 کی شرط-نوکری کی شرائط لاگو ہوتی ہیں-ریاست پی ای پی ایس یو میں پولیس کانسٹیبلز کے لیے سبکدوشی کی عمر کے طور پر 60 سال فراہم کرنے والے پی ای پی ایس یو ضابطے-ریاست پی ای پی ایس یو بعد میں ریاست پنجاب میں ضم ہوگیا-ریاست پنجاب نے پولیس کانسٹیبلز کے لیے سبکدوشی کی عمر کے طور پر 58 سال مقرر کیے-ریاست پنجاب کوانضمام پر پی ای پی ایس یو کے ساتھ ملازم پولیس کانسٹیبل الاٹ کیا گیا-انضمام کے بعد مرکزی حکومت کی طرف سے سبکدوشی کی عمر کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی سابقہ یا عمومی منظوری نہیں-الاٹ شدہ کانسٹیبل کی سبکدوشی کی عمر-منعقد، شرط دفعہ(7)115 میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ الاٹ شدہ ملازمین کی سروس کی شرائط کو مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ، تنظیم نو کے تحت، جس ریاست کو انہیں الاٹ کیا گیا ہے، ان کے نقصان کے مطابق تبدیل نہیں کیا جا سکتا-یہ پنجاب ریاست کے لیے 58 سال مکمل ہونے پر الاٹ شدہ کانسٹیبل کو سبکدوش کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا۔

اپیل کنندہ کو سابقہ ریاست پی ای پی ایس یو (پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹ یونین) کے محکمہ پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر 4.11.1949 پر مقرر کیا گیا تھا۔ریاست پی ای پی ایس یو میں پی ای پی ایس یو ضابطوں کے تحت کانسٹیبل سمیت چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال تھی۔ریاست پی ای پی ایس یو بعد میں 1.11.1956 کو نئی ریاست پنجاب کے ساتھ ضم ہوگئی اور اپیل کنندہ 1.11.1956 کے بعد ریاست پنجاب کو الاٹ کیا گیا۔اپیل کنندہ پوری ریاست پنجاب میں چوتھے درجے کا ملازم رہا۔ریاست پنجاب میں کانسٹیبلز کے لیے قابل اطلاق سبکدوشی کی عمر 58 سال تھی اور

سپر نٹنڈنٹ آف پولیس، پنجاب نے اپیل کنندہ کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اس کی سروس کی شرائط کو اسٹیٹ ری آرگنائزیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ (7)115 کے تحت تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور اسے 60 سال کی تکمیل تک جاری رہنے کی اجازت دی جانی چاہیے، پنجاب کے قواعد کے مطابق 58 سال کی تکمیل پر اس کی سبکدوشی کے حوالے سے احکامات جاری کیے۔

اپیل کنندہ نے ایک دیوانی مقدمہ میں مذکورہ حکم کے جواز کو چیلنج کیا جس کا فیصلہ ٹرائل عدالت نے دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ایکٹ کی دفعہ (7)115 کی شق کے پیش نظر، اپیل کنندہ پی ای پی ایس یو ضابطوں کے مطابق 60 سال تک ملازمت میں رہنے کا حقدار ہے۔ ٹرائل عدالت کے حکم کے خلاف ریاست پنجاب کی طرف سے دائر اپیل کو پہلی اپیلٹ عدالت نے مسترد کر دیا تھا۔ پہلی اپیلٹ عدالت حکم کے خلاف، مدعا علیہ ریاست نے عدالت عالیہ میں دوسری اپیل کو ترجیح دی جس کی اجازت واحد جج نے دی تھی، ریاستوں کے تنظیم نو ایکٹ کی دفعہ (7)115 کی شق کا کوئی حوالہ دیے بغیر، تر پیت سنگھ بنام ریاست پنجاب، (1994 کا سی ڈبلیو پی 8186) مورخہ 8.9.1994 میں ڈویژن بینچ کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے واحد جج کے فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ایکٹ کی دفعہ (7)115 کی شق کو نافذ نہیں کیا گیا تھا؛ اور یہ کہ ان افراد کے درمیان فرق جو انضمام سے پہلے اور کلاس IV میں انضمام کے بعد ریٹائرمنٹ تک تھے، جس زمرے سے اپیل کنندہ کا تعلق تھا، اور جن افراد کو انضمام کے بعد ریاست پنجاب میں کلاس III میں ترقی دی گئی تھی، عدالت عالیہ نے اس پر توجہ نہیں دی۔

مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ پر ریاست پنجاب میں اس کی سبکدوشی کے وقت اس پر لاگو سبکدوشی کی عمر کا صحیح اطلاق کیا ہے؛ اور متبادل طور پر، یہ فرض کرتے ہوئے کہ پی ای پی ایس یو کے ضابطے اس پر لاگو ہوتے ہیں، اپیل کنندہ پی ای پی ایس یو میں 60 سال تک جاری رہنے کا حقدار نہیں تھا کیونکہ وہ چوتھے درجے کا ملازم تھا جو اپنی سبکدوشی کے وقت 200 روپے فی ماہ سے زیادہ وصول کرتا تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1. ریاستی تنظیم نو ایکٹ 1956 کی دفعہ (7)115 کی شق یہ واضح کرتی ہے کہ الاٹ شدہ ملازمین کی سروس کی شرائط کو مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ، تنظیم نو کے بعد، جس ریاست کو انہیں الاٹ کیا گیا ہے، اس کے ذریعے ان کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ (392-ایچ؛ 393-اے)

1.2. مرکزی حکومت کے میمورنڈم کی تاریخ 11.5.1957 جس کے بارے میں تمام ریاستوں کو مطلع کیا گیا تھا، نے سروس کی کچھ مخصوص شرائط میں تبدیلی کے لیے عمومی منظوری دی۔ مذکورہ میمورنڈم میں سبکدوشی کی عمر کا حوالہ سروس کی شرائط میں سے ایک کے طور پر نہیں دیا گیا ہے جس کی تبدیلی کے لیے مرکزی حکومت کی طرف سے عام منظوری دی جاتی ہے۔ نہ تو نیچے کی عدالتوں میں، اور نہ ہی اس عدالت سامنے، ریاستی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کی دفعہ (7)115 کی شق کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی حکومت کا کوئی حکم جاری کیا گیا تھا، مدعا علیہ نے یہ کہنے پر بھروسہ کیا کہ ریاست پنجاب نے 'کانسٹیبلز' کے لیے 58 سال کی عمر مقرر کرتے ہوئے عام طور پر یا خاص طور پر مرکزی حکومت کی منظوری حاصل کر لی تھی۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سبکدوشی کی عمر سروس کی شرط ہے اور پی ای پی ایس یو میں 'کانسٹیبلز' سمیت چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے سبکدوشی کی عمر 60 سال تھی۔

جہاں تک کہ 1.11.1956 کے بعد سبکدوشی کی عمر کو 60 سال سے 58 سال میں تبدیل کرنے کی کوئی سابقہ یا عمومی منظوری نہیں ہے، پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے لیے 58 سال مکمل ہونے پر اپیل کنندہ کو سبکدوش کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے اس عدالت حکام اور قانونی توضیعات نوٹس نہ لینے اور ریاست پنجاب میں بھرتی ہونے والے کانسٹیبلز پر لاگو سبکدوشی کی عمر کا اطلاق کرنے میں غلطی کی۔ (393-H؛394-اے-ڈی)

این راگھویندر راؤ بنام ڈپٹی کمشنر، جنوبی کنارا، مانسیورا، (1964) 7 ایس سی آر 549؛ این سبا راؤ بنا یونین آف انڈیا، (1975) 3 ایس سی سی 862 اور محمد شجیت علی بنام یونین آف انڈیا، (1975) 3 ایس سی سی 76، اس کے بعد۔

حکومت کے سکریٹری، پنجاب بنام نرنجن سنگھ، (ایس ایل پی 8047/1990 نے 13.9.1990 پر فیصلہ کیا، اس پر بھروسہ کیا۔

ریاست ہریانہ بنام امرناتھ بنسل، اے آئی آر (1997) ایس سی 718، ممتاز۔

تریپت سنگھ بنام ریاست پنجاب وغیرہ، (1994 کے سی ڈبلیو پی 8186) مورخہ 8.9.1994، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

2. مدعا علیہ کی یہ دلیل کہ اگر پی ای پی ایس یو ضابطے بھی لاگو ہوتے ہیں، تب بھی مدعا علیہ 60 سال تک جاری نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ 200 روپے فی ماہ سے زیادہ رقم نکال رہا تھا۔ سبکدوشی کے وقت اسے مسترد کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ نقطہ نہ تو مقدمے میں یا تینوں عدالتوں میں سے کسی کے سامنے تحریری بیان میں

اٹھایا گیا تھا، اور نہ ہی پی ای پی ایس یو ریاست کا کوئی ضابطہ مذکورہ دلیل کو ثابت کرنے کے لیے اس عدالت سامنے رکھا گیا تھا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5382۔

1996 کے آر ایس اے نمبر 611 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 25.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے۔ بی۔ بھنڈاری، (آر۔ کے۔ کپور) انیس احمد خان کے لیے اپیل کنندہ کے لیے

آر۔ ڈی۔ کیولرامانی آر۔ ایس۔ سودھی کے لیے جواب دہندگان کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔ جگند ھاراو، جسٹس 1۔ خصوصی اجازت دی گئی۔ ہم نے اپیل کی خوبیوں پر دونوں فریقوں کے وکلاء کو سنا ہے۔

.2 اپیل کنندہ کو سابقہ ریاست پی ای پی ایس یو (پٹیالہ اینڈ ایسٹ پنجاب اسٹیٹس یونین) کے محکمہ پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا جو بعد میں 1.11.1956 پر نئی ریاست پنجاب میں ضم ہو گیا۔ ریاست پی ای پی ایس یو کے راج پرمکھ نے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 309 کی شق کے تحت پی ای پی ایس یو سروسز ریگولیشنز بنائے۔ جلد 1 کے پیرا 2.28 میں 'کمتر نوکر' کو 'کمتر سرکاری نوکر' کے طور پر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ ضمیمہ 1 کی فہرست میں شامل ہے۔ مذکورہ ضمیمہ میں دیگر کے علاوہ پولیس کانسٹیبل بھی شامل ہیں۔ نوٹیفکیشن مورخہ ((F. D. 1 Reg. 64(2 20.7.1954 آرٹیکل 309 کی شق کے تحت راج پرمکھ کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ پی ای پی ایس یو سروسز ریگولیشنز جلد 1 کے آرٹیکل 9.1 کے تحت درج ذیل نوٹ شامل کیا جائے گا اور موجودہ نوٹ کو نوٹ (1) کے طور پر شمار کیا جائے گا:

"نوٹ 2: چوتھے درجے کے سرکاری ملازمین کی سبکدوشی کی عمر 60 سال ہوگی۔

دستاویز Ex P3 کے مطابق (پوائنٹس پر Ex.P3 1 اور Ex.P32) ٹرائل عدالت میں دائر کی گئی، 'پولیس کانسٹیبل اور سپاہیوں' کو کمتر درجے کے چوتھے ملازمین کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ جب کہ، اپیل کنندہ جو 1.12.1930 پر پیدا ہوا تھا اور جسے 4.11.1949 پر پی ای پی ایس یو میں کانسٹیبل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور جسے 1.11.1956 کے بعد ریاست پنجاب کو الاٹ کیا گیا تھا، اس سے 58 سال کی عمر میں سبکدوش ہونے کی درخواست کی گئی تھی جو کہ ریاست پنجاب میں کانسٹیبل پر لاگو سبکدوشی کی عمر تھی۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ 1.11.1956 پر ریاست پی ای پی ایس یو سے ریاست پنجاب کو الاٹ کیے جانے

کے بعد، سابقہ ریاست پی ای پی ایس یو میں اس کی سبکدوشی کی عمر سمیت اس کی سروس کی شرائط کو ریاستی تنظیم نو ایکٹ کی ذیلی شق (7) کے تحت تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ 1956 اور انہیں 60 سال مکمل ہونے تک کام جاری رکھنے کی اجازت دی جانی چاہیے حالانکہ سبکدوش کے وقت وہ ریاست پنجاب میں ملازم تھے۔ اس دلیل کو قبول نہیں کیا گیا اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، پنجاب نے پنجاب کے قواعد کے مطابق ڈبلیو ای ایف 30.11.1988 (اے این) کے 58 سال مکمل ہونے پر ان کی سبکدوشی سے متعلق احکامات جاری کیے۔

3. اپیل کنندہ نے 16.11.1991 پر دائر دیوانی دعوی نمبر 596 میں مذکورہ حکم کے جواز کو چیلنج کیا۔ ٹرائل عدالت نے 20.9.1994 پر مقدمے کا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ اسٹیٹ ری آرگنائزیشن ایکٹ کی دفعہ (7)115 کی شق کے پیش نظر، اپیل کنندہ پی ای پی ایس یو ضابطوں کے مطابق 60 سال تک ملازمت میں رہنے کا حقدار ہے۔ ریاست پنجاب کی اپیل کو ایڈیشنل ضلع جج، پٹیالہ (پنجاب) نے 16.10.1995 پر مسترد کر دیا تھا۔ تاہم، دوسری اپیل، ریاست کی طرف سے پیش کردہ آر ایس اے 611/1996 کو عدالت عالیہ نے 25.7.1996 پر ترپت سنگھ بنام ریاست پنجاب وغیرہ، (1994 کے سی ڈبلیو پی 8186) مورخہ 8.9.1994 میں ڈویژن بینچ کے فیصلے کے بعد اجازت دی تھی۔ اس معاملے میں ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ ملازمین پر لاگو سبکدوشی کی عمر ریاست پنجاب میں سبکدوشی کے وقت ان پر لاگو ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں ملازمین اعلی عہدے پر کام کر رہے تھے، جو کلاس-IV سے ترقی پر کلاس-III کا عہدہ تھا۔ ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ یہ سبکدوشی کی عمر ہے جو اس عہدے پر لاگو ہوتی ہے جس پر کوئی شخص سبکدوشی کے وقت فائز تھا۔ مذکورہ فیصلے کے بعد، فاضل واحد جج نے دوسری اپیل کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ مدعی کو پنجاب میں الاٹمنٹ کے بعد کلاس III میں ترقی نہیں دی گئی تھی، پھر بھی ڈویژن بینچ کے فیصلے میں بیان کردہ اصول لاگو ہوتا ہے اور چونکہ پنجاب میں، ایک کانسٹیبل کو 58 سال کی عمر میں ریٹائر ہونا تھا، اپیل کنندہ ریاست پی ای پی ایس یو میں حاصل کردہ قواعد وضوابط کی بنیاد پر کسی بھی اعلی حق کا دعوی نہیں کر سکتا۔ یہ نظریہ لیتے ہوئے فاضل واحد جج کی طرف سے ریاستی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کی دفعہ (7)115 کی شق کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا، حالانکہ ٹرائل کورٹ اور پہلی اپیلٹ عدالت نے مذکورہ شق کا حوالہ دیا تھا۔ ڈویژن بنچ کے فیصلے کے پیش نظر دفعہ (7)115 کے حوالے سے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے کچھ دیگر فیصلوں پر عمل نہیں کیا گیا حالانکہ موجودہ مقدمے کے حقائق پر، اپیل کنندہ کو اس ریاست پنجاب کو الاٹ کرنے کے بعد ریاست پنجاب میں کبھی بھی کلاس III میں ترقی نہیں دی گئی تھی۔

4. اس اپیل میں، اپیل کنندہ کے وکیل نے سیکرٹری برائے حکومت، پنجاب بنام نرنجن سنگھ، (ایس ایل پی نمبر 8047/1990) مورخہ 13.9.1990 میں اس عدالت غیر رپورٹ شدہ فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔ یہ 1990 کے ایل پی اے نمبر 354 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے کی اپیل تھی، جس میں پی ای پی ایس یو میں بھرتی کیے گئے کوبلر (موچی) کے سلسلے میں جو چوتھی جماعت میں تھا اور جسے ریاست پنجاب کو الاٹ کیا گیا تھا، عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ اسٹیٹ ری آرگنائزیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ (7)115 کی شق کے پیش نظر، ملازم 60 سال تک کام جاری رکھنے کا حقدار ہے۔ اس عدالت نے ایک معقول حکم کے ذریعے ریاست پنجاب کی طرف سے پیش کردہ ایس ایل پی کو مسترد کر دیا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ فاضل واحد جج نے دفعہ (7)115 کی شق کو نافذ نہ کرنے اور ان افراد کے درمیان فرق کو نظر انداز نہ کرنے میں غلطی کی جو 1.11.1956 سے پہلے اور چوتھی جماعت کے بعد سبکدوشی تک تھے اور جنہیں 1.11.1956 کے بعد ریاست پنجاب میں تیسری جماعت میں ترقی دی گئی تھی۔ اپیل کنندہ کا تعلق سابقہ زمرے سے تھا۔

5. دوسری طرف، مدعا علیہ ریاست کے علمی وکیل نے دلیل دی کہ فاضل واحد جج نے اپیل کنندہ پر ریاست پنجاب میں اس کی سبکدوشی کے وقت اس پر لاگو سبکدوشی کی عمر کا صحیح اطلاق کیا۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ پی ای پی ایس یو کے ضابطے لاگو ہوتے ہیں، ایک چوتھے درجے کا ملازم جو 500 روپے سے زیادہ وصول کر رہا تھا۔ ان کی سبکدوشی کے وقت دوپہر 200 بجے پی ای پی ایس یو میں 60 سال تک جاری رہنے کا حقدار نہیں تھا۔

6. شروع میں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مدعا علیہ کے لیے یہ دلیل کہ اگرچہ پی ای پی ایس یو ضابطے لاگو ہوتے ہیں، مدعا علیہ 60 سال تک جاری نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ سبکدوشی کے وقت شام 1 بجے سے زیادہ وقت نکال رہا تھا، ایک نقطہ ہے جو نہ تو مقدمے میں یا تین عدالتوں میں سے کسی کے سامنے تحریری بیان میں اٹھایا گیا ہے، اور نہ ہی پی ای پی ایس یو ریاست کا کوئی ضابطہ مذکورہ دلیل کو ثابت کرنے کے لیے ہمارے سامنے رکھا گیا تھا۔ لہذا ہم مدعا علیہ کی طرف سے پہلی بار ہمارے سامنے اٹھائے گئے اس اضافی دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

7. مرکزی بات کرتے ہوئے، دفعہ (7)115 کا نقطہ جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح پڑھتا ہے:

115. "دیگر خدمات سے متعلق توضیحات

(1) ہر وہ شخص جو مقررہ دن سے فوراً پہلے موجودہ ریاستوں اجمیر، بھوپال، کورگ، کچھ اور وندھیا پردیش میں سے کسی میں بھی چیف کمشنر کے لیفٹیننٹ گورنر کے انتظامی کنٹرول کے تحت یونین کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دے رہا ہے، یا موجودہ ریاستوں میسور، پنجاب، پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹ یونین اور سوراشٹر میں سے کسی کے معاملات کے سلسلے میں خدمات انجام دے رہا ہے، اس دن سے، یہ سمجھا جائے گا کہ اسے اس موجودہ ریاست کے جانشین ریاست کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دینے کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جو مقررہ دن سے فوراً پہلے کسی موجودہ ریاست کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دے رہا ہے جس کے علاقوں کو حصہ دوم توضیعات کے ذریعے کسی دوسری ریاست میں منتقل کیا گیا ہے، اس دن سے عارضی طور پر اس موجودہ ریاست کی اصل جانشین ریاست کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دیتا رہے گا، جب تک کہ اسے مرکزی حکومت کے عمومی یا خصوصی حکم کے ذریعے کسی دوسری جانشین ریاست کے امور کے سلسلے میں عارضی طور پر خدمات انجام دینے کی ضرورت نہ ہو۔

(3)XX XXX

(4)XXX XXX

(5)XXX XX

(6)XXX XXX

(7) اس دفعات کی کوئی بھی چیز مقررہ دن کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دینے والے افراد کی خدمت کی شرائط کے تعین کے سلسلے میں آئین کے حصہ XIV کے باب I توضیعات کے نفاذ کو متاثر نہیں کرے گی۔ بشرطیکہ ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) میں مذکور کسی شخص کے معاملے میں مقررہ دن سے فوراً پہلے لاگو سروس کی شرائط مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ اس کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں ہوں گی۔

8. ہمارے خیال میں، دفعہ 115(7) کی شق یہ واضح کرتی ہے کہ الاٹ شدہ ملازمین کی سروس کی شرائط کو مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ، تنظیم نو کے بعد، جس ریاست کے لیے انہیں الاٹ کیا گیا ہے، اس کے ذریعے ان کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ریاست پنجاب پنجاب میں چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے سبکدوشی کی عمر کا اطلاق کرنے کی حقدار ہے، یعنی 58 سال، چوتھے درجے کے ملازمین کی سبکدوشی کی عمر کو نظر انداز کرتے ہوئے، یعنی پی ای پی ایس یو میں حاصل

ہونے کے طور پر 60 سال۔

9. ہمارے سامنے پیدا ہونے والے نکتے کو اس عدالت تین آئینی بنچوں نے پہلے نمٹا ہے، جنہیں بدقسمتی سے عدالت عالیہ کے سامنے نہیں رکھا گیا تھا۔ ان فیصلوں میں سے پہلا فیصلہ این راگھویندر راؤ بنام ڈپٹی کمشنر، جنوبی کینارا، منسایورا، (1964) 7 ایس سی آر 549 میں ہے۔ اس صورت میں، جس ریاست میں ملازم کو الاٹ کیا گیا تھا، اس نے مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ عام منظوری کے خط پر انحصار کیا جس کی تاریخ 11.5.1957 (یادداشت نمبر۔ایس او ایس آر 57-I.APM-DI) جسے تنظیم نو کے بارے میں تمام ریاستوں کو مطلع کیا گیا تھا۔ اس خط میں کہا گیا تھا کہ الاٹ شدہ ملازمین کے حوالے سے اس میں درج سروس کی کچھ شرائط محفوظ نہیں ہیں۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ دفعہ (7)115 کی شق میں 'سابقہ منظوری' کے لفظ میں مرکزی حکومت کی طرف سے تفویض کردہ اہلکاروں کی خدمت کی شرائط میں تبدیلی کے حوالے سے دی گئی 'عمومی منظوری' شامل ہوگی۔ مرکزی حکومت کے مذکورہ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت ان ریاستوں کو اجازت دے رہی ہے جنہیں ملازمین الاٹ کیے گئے ہیں، کہ وہ 'ٹریول الاؤنس' کے نظم وضبط، کنٹرول، درجہ بندی کی اپیل، کنڈکٹ، پروبیشن اور محکمہ جاتی ترقی کے حوالے سے اپنی سروس کی شرائط میں تبدیلی کر سکیں۔ خدمت کی دیگر شرائط جو اس کی اصل ریاست میں ملازم پر لاگو ہوتی ہیں محفوظ رہیں۔ کیس کے حقائق میں یہ قرار دیا گیا کہ 1959 کے کچھ قواعد جو 1.11.1956 کے بعد ریاست کی طرف سے بنائے گئے تھے جس میں ملازم کو الاٹ کیا گیا تھا، سروس اور انکریمنٹ کے کچھ فوائد میں ترمیم کرنا درست تھا۔ یہ دلیل کہ 'پچھلی منظوری' کا مطلب مخصوص پچھلی منظوری ہے نہ کہ عام منظوری کو مسترد کر دیا گیا۔ مذکورہ فیصلے کے بعد اس عدالت کی ایک اور آئینی بنچ نے راؤ بنام یونین آف بھارت، (1975) 3 ایس سی سی 862 (پی پر پیرا 38 دیکھیں۔ 82-872)۔ یہ معاملہ محمد شجیت علی بمقابلہ یونین آف بھارت، (1975) 3 ایس سی سی 76 میں اس عدالت ایک اور آئینی بنچ کے سامنے دوبارہ آیا۔۔ یہ منعقد کیا گیا تھا (پیراگراف 16 سے 18، پی پی۔ 96-100) کہ این راگھویندر کے معاملے میں لیے گئے نقطہ نظر پر عمل کیا جانا تھا۔

10. یہ دیکھا جائے گا کہ مرکزی حکومت کے میمورنڈم کی تاریخ 11.5.1957 جس کے بارے میں تمام ریاستوں کو مطلع کیا گیا تھا، اس میں 'سروس کی کچھ مخصوص شرائط میں تبدیلی کے لیے عمومی منظوری دی گئی تھی) جس کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے۔ مذکورہ میمورنڈم میں سبکدوشی کی عمر کا حوالہ سروس کی شرائط میں سے ایک کے طور پر نہیں دیا گیا ہے جس کی تبدیلی کے لیے مرکزی حکومت کی طرف سے عام منظوری دی

جاتی ہے۔ نہ تو نیچے کی عدالتوں میں، اور نہ ہی ہمارے سامنے، ریاستی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کی دفعہ (7) 115 کی شق کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی حکومت کا کوئی حکم جاری کیا گیا تھا جس پر مدعا علیہ نے انحصار کرتے ہوئے کہا کہ ریاست پنجاب نے 'کانسٹیبلز' کے لیے 58 سال کی عمر مقرر کرتے ہوئے عام طور پر یا خاص طور پر مرکزی حکومت کی منظوری حاصل کر لی تھی۔ ہمارے سامنے کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ سبکدوشی کی عمر سروس کی شرط ہے اور یہ کہ پی ای پی ایس یو میں کانسٹیبلز سمیت چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے سبکدوشی کی عمر 60 سال تھی۔ جہاں تک کہ 1.11.1956 کے بعد سبکدوشی کی عمر کو 60 سال سے 58 سال میں تبدیل کرنے کی کوئی سابقہ یا عمومی منظوری نہیں ہے، پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے لیے 58 سال مکمل ہونے پر اپیل کنندہ کو سبکدوش کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ بالا حکام اور قانونی توضیعات نوٹس نہ لینے اور ریاست پنجاب میں بھرتی ہونے والے کانسٹیبلز پر لاگو سبکدوشی کی عمر کا اطلاق کرنے میں قانون میں غلطی کی۔ مذکورہ بالا سیکرٹری بمقابلہ نرنجن سنگھ میں اس عدالت کا غیر رپورٹ شدہ فیصلہ بھی اپیل کنندہ کے حق میں ہے اور آئینی بنچ کے مذکورہ بالا فیصلوں میں لیے گئے نقطہ نظر سے مطابقت رکھتا ہے۔

.11 مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے ریاست ہریانہ بنام امرناتھ بنسل، (1997) ایس سی 718 میں اس عدالت حالیہ فیصلے پر انحصار کیا۔ یہ معاملہ واضح طور پر ممتاز ہے۔ اس صورت میں، مدعا علیہ کو ریاست جند میں 12.7.1943 پر سویلین کلرک کے طور پر بھرتی کیا گیا تھا اور جند میں سبکدوشی کی عمر 62 سال تھی۔ جند ریاست ایک عہد نامے کی بنا پر 1.11.1956 سے پہلے پی ای پی ایس یو کے ساتھ ضم ہو گئی۔ اس کے بعد مدعا علیہ کو 1.11.1956 کے بعد ریاست پنجاب کو اور پھر بھی بعد میں ریاست ہریانہ کو الاٹ کر دیا گیا۔ وہ ریاست ہریانہ میں اسسٹنٹ ٹریژری آفیسر کے طور پر ملازم تھے جب وہ ہریانہ میں سبکدوشی کی عمر کے مطابق 30.9.1987 پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے تھے جو کہ 58 سال تھی۔ ریاست کی اپیل میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ 1948 میں پی ای پی ایس یو کی طرف سے جند ریاست کے فرائض اور ذمہ داریوں کو تسلیم کرنے کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے جیند کے ضابطے پی ای پی ایس یو میں بھی لاگو نہیں تھے۔ درحقیقت پی ای پی ایس یو کے راج پرمکھ یا 20.8.1948 کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس کا اثر ریاست جند میں لاگو ہونے والے تمام پچھلے قوانین کو منسوخ کرنے پر پڑا۔ ہمارے خیال میں، مذکورہ بالا معاملے کی کوئی مطابقت نہیں ہے کیونکہ پی ای پی ایس یو کے ساتھ ضم ہونے پر جند ریاست کے ملازمین کی خدمت کی شرائط کی حفاظت کرنے کا کوئی قانون نہیں تھا۔ معاہدے کے تحت۔ پی ای پی ایس یو

نے جند کی ذمہ داریوں کو تسلیم کرنے کا کام نہیں کیا تھا اور اس لیے پی ای پی ایس یو مرکزی حکومت سے کوئی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت کے بغیر جند کے ملازمین کی سروس کی شرائط کو تبدیل کرتے ہوئے آرڈیننس جاری کرسکتا تھا۔واقعات کا تعلق 1943 سے ہے نہ کہ 1.11.1956 سے۔

12. مذکورہ وجوہات کی بنا پر، اس اپیل کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل عدالت کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلی اپیلٹ عدالت نے تصدیق کی ہے۔اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت ہے۔

اے۔کے۔ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document